نظـــــــرات

روزنامہ مشرق لاہور کے جمعہ ایڈیشن مشرق میگزین (مورخہ ٦ ۔ فروری ١٩٨١ء) میں ڈاکٹر عبدالسلام خورشید نے " افکار و حوادث " کے تحت ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد پر ایک شذرہ لکھا ہے جس میں انہوں نے بعض ایسے نکات کی طرف اشارہ کیا ہے جن پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔

اس شذرے کا پہلا ہی فقرہ ہے ، " مختلف وزارتوں کے درمیان بیڈمنٹن کی چڑیا بننے کے بعد . . . . . . " ۔

ڈاکٹر صاحب نے ادارہ کی اب تک کی تاریخ کو اس ایک فقرے میں جس طرح سمیٹ کر بیان کر دیا ہے ہر وہ شخص اس کی تائید کرے گا جو ادارے کو دور یا نزدیک سے جانتا ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی کا ایک جز بننے کے بعد جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے بلا شبہ "اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آخر کار اپنے صحیح مقام پر پہنچ گیا ہے"۔ اور یہی وجہ ہے کہ ادارے کے سینئر اور سنجیدہ اسکالروں نے بحیثیت مجموعی اس کا خیر مقدم کیا ہے اور اس خوشگوار اتفاقی حادثے پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ مگر ماضی کے تجربات نے ادارے کے بہی خواہوں کو اتنا قنوطیت پسند بنا دیا ہے کہ ان کے خیال میں اس کا حال خوش آئند ہونے کے باوجود مستقبل کے اندیشوں سے خالی نہیں۔ بقول شاعر

ڈرتا ہوں آسمان سے بجلی نہ گر پڑے
صیـــــاد کی نگاہ ســوئے آشیاں نہیں

اس لئے ادارے سے ہمدردی رکھنے والوں کو چاہیئے کہ وہ ایمن نشیں نہ ہوں اور ادارے کو اس کی منزل مقصود تک پہنچانے کے لئے مسلسل سرگرم

عمل رھیں۔ خدا نکردہ اس سے وہ مقام چھن جائے جو ۲۱ سال کی طویل کس مپرسی کے بعد ملا ہے۔

چھپا کر آستیں میں بجلیاں رکھی ھیں گردوں نے
عنادل باغ کے غافل نہ بیٹھیں آشیانوں میں

ممکن ہے کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ اس طرح ادارے کی انفرادیت متاثر ھوگی اور اس کا مستقل بالذات وجود باقی نہیں رہے گا۔ لیکن یہ خیال اس لئے صحیح نہیں ہے کہ جہاں تک ادارے کے نیچر آف ورک کا تعلق ہے وہ بدستور رہے گا، اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔اس میں کسے شبہہ ہو سکتا ہے کہ ایک باقاعدہ یونیورسٹی کا حصہ بننے کے بعد جہاں ادارے کا مستقبل محفوظ ہو جائے گا ادارے کے لئے ترقی کی راھیں بھی کھلیں گی۔ ع ۔ قطرہ دریا میں جو مل جائے تو دریا ہو جائے

کے بمصداق اھل ادارہ اب کہہ سکتے ھیں کہ

قطرہ اپنا بھی حقیقت میں ہے دریا لیکن
ھم کو منظور تنک ظرفی منصور نہیں

ڈاکٹر صاحب نے اپنے جائزے میں ادارے کو اسلامی یونیورسٹی کے قلب کی حیثیت سے متعارف کرایا ہے۔ یہ بات اپنی جگہ بالکل درست ہے۔ اسلامی یونیورسٹی کے حوالہ سے ادارے کا ذکر کرتے ہوئے یہی کہا جا سکتا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ادارے کو پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں کے قلب اور دماغ (Nerve Centre) کا درجہ دینے کے لئے کبھی آرڈیننس بھی تیار کیا گیا تھا۔ ادارہ جب تک پاکستان کی ہر یونیورسٹی میں قلب بن کر نہیں دھڑکتا اور دماغ